اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ○ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ ○ لَهُمُ الْبُشْرٰى فِى الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِى الْاٰخِرَةِ

یاد رکھو! اللہ کے دوستوں کو کوئی خوف ہے نہ وہ غمگین ہونگے۔ یہ وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے اور جنہوں نے تقویٰ اختیار کیا۔ ان کے لیے زندگانی دُنیا اور آخرت میں بھی بشارت ہے۔
(یونس، ۶۲تا۶۴)

کراماتِ اہلحدیث

Nafseislam

مولانا عبدالمجید سوہدروی

وھابیہ نجدیہ اولیاء اللہ کی کرامات کا انکار کرنے والے
شرک و بدعت کا فتویٰ لگانے والے۔۔۔۔

مسلمان کمپنی
MUSALMAN COMPANY

کراماتِ اہلحدیث

مولانا عبدالمجید سوہدروی

ترتیب وتزئین

محمد ادریس فاروقی

مسلم پبلیکیشنز

جملہ حقوق اشاعت برائے مسلم پبلیکیشنز محفوظ ہیں

ناشر: مسلم پبلیکیشنز مدیر: حکیم محمد ادریس فاروقی

مسلم پبلیکیشنز

دار السلام

کتاب و سنت کی اشاعت کا عالمی ادارہ

ریاض • جدہ • شارجہ • لاہور
لندن • نیویارک • نیو دہلی

ہیڈ آفس: پوسٹ بکس: 22743 الریاض: 11416 سعودی عرب

فون: 4033962 - 4043432 (00966 1) فیکس: 4021659

ای میل: darussalam@nasonj.com.sa ایک شاپ فون و فیکس: 4614483

جدہ فون فیکس: 6897752 لاہور فون: 3592900 فیکس: 6031501

شارجہ فون: 5632623 فیکس: 5632624 (009716)

پاکستان: ① 50 غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7232406 - 7240034 (0092 42)
فیکس: 7354072 (ای میل) darussalampk@hotmail.com

① رحمان مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور فون: 7120054 فیکس: 7320703

لندن فون: 8202966 فیکس: 8217645 (0044 208)

ریاض فون: 7229419 فیکس: 7229431 (001 713) ٹیکساس فون: 4256935 (001 718)

Website: http://www.dar-us-salam.com

ایڈیشن: (1) سن: (2002) تعداد: (1100)

مطبع: احمد پرنٹنگ پریس، 50 غزنی، لاہور فون 7240024

فہرست مضامین

عرض ناشر	21
پیش گفتار	26
حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی	38
ابتدائیہ	46
کرامت کی حقیقت	48
خرق عادت	49
کرامات واستدراج میں فرق	51
اولیاء اللہ کی پہچان	52
کرامت کی شرعی حیثیت	54
اہل حدیث اور ولی	57

(۱)

کرامات حضرت مولانا عبدالرحمٰن لکھوی

(۱) بھٹکی چرخی راہ راست پر آگیا	61
(۲) آپ کا جان لیوا آپ کو دل دے گیا	63
(۳) آپ کی دعا کی برکت	65
(۴) آپ کی بے پناہ روحانی طاقت	67

(۵) آپ کا ایک الہام 68

(۲)

کرامات حضرت مولانا غلام رسول قلعہ میہاں سنگھ

(۱) آپ کا کشف 70
(۲) آپ کا ایک اور کشف 72
(۳) آپ کی ایک زمیندار کے حق میں پیش گوئی 72
(۴) آپ کا ایک اور کشف 73
(۵) ہندو عورت اسلام میں داخل ہو گئی 74
(۶) سکھ عورت مسلمان ہو گئی 75
(۷) سکھ مسلمان ہو گیا 75
(۸) باوا کابن داس کی زبان پر کلمہ جاری ہو گیا 76
(۹) آپ کے بتائے ہوئے وظیفے کی تاثیر 76
(۱۰) آپ کی روحانی قوت 77

(۳)

کرامات حضرت قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری

(۱) آپ کی توجہ کی تاثیر 79
(۲) آپ کی نگاہ کی تاثیر 81
(۳) آپ کا جنات میں احترام 82
(۴) آپ کی زبان کی تاثیر 82

(۵) آپ کا کشف 82
(۶) آپ کا ایک اور کشف 83
(۷) آپ پر عالم بیداری میں انوار کی بارش 84
(۸) آپ کا گیندے شاہ پر اثر 84
(۹) آپ اور ایک مجذوب 85
(۱۰) آپ کا ایک اور کشف 86
(۱۱) آپ اور ایک مشرک پیر 87
(۱۲) آپ کی مومنانہ فراست 88
(۱۳) آپ کی فراست پر ایک اور شہادت 89
(۱۴) آپ پر القاء 89
(۱۵) آپ کا ایک کشف 90
(۱۶) آپ کی پیش گوئی 91
(۱۷) امام مسجد نبوی کا خواب 91
(۱۸) آپ کا مقام بلند 91
(۱۹) آپ کا مرزا کو کامیاب چیلنج 91
(۲۰) ایک مریض کو قاضی صاحب کی ہدایت 92
(۲۱) آپ کا پُر تاثیر وعظ 93
(۲۲) آپ یکسر محفوظ رہے 93

④

کرامات حضرت مولانا عبداللہ غزنوی

(۱) آپ کا روحانی مقام 95
(۲) آپ کی مجلّی روحانیت 96
(۳) آپ کی لاثانی کرامت 96
(۴) در و دیوار سے ذکر کی آواز 97
(۵) نماز کی کیفیت 97

⑤

کرامات حضرت مولانا محمد سلیمان روڑوی

(۱) آپ کی روحانی تاثیر 99
(۲) آپ کا رویائے صادقہ 100
(۳) آپ کا کشف 101
(۴) آپ کا ایک اور کشف 101

حصہ دوم

⑥

کرامات مولانا محی الدین لکھوی

(۱) ایک زندہ کرامت 102
(۲) دعا کی قبولیت 102
(۳) دم کی برکت 103

⑦

کرامات حافظ عبداللہ محدث روپڑی

(۱) آپ میں کشش و جاذبیت 103
(۲) آپ کا تقویٰ و للّٰہیت 104
(۳) قرآن سے شغف 104

⑧

کرامات مولانا سید عبدالجبار غزنوی

(۱) روحانی قوت 105
(۲) دم اور دعا کی تاثیر 105
(۳) دیدار پیغمبر علیہ السلام 106

⑨

کرامات مولانا سید داؤد غزنوی

(۱) آپ کی بابرکت مجلس 106
(۲) دودمان غزنوی کا روشن ستارہ 107
(۳) گاڑی بال بال بچ گئی 107
(۴) ایک مغالطہ اور اس کا ازالہ 108

⑩

کرامات حضرت مولانا ثناء اللہ امرتسری

(۱) عظیم کرامت 110

(۲) ایک اور کرامت و فضیلت 110
(۳) آپ کا تقویٰ اور استغناء 110

(۱۱)

کرامات حضرت مولانا محمد ابراہیم میر سیالکوٹی

(۱) آپ کی ایک کرامت 112
(۲) ایک اور کرامت 113
(۳) قرآن کی برکت 114
(۴) ایک بہت بڑی کرامت 114

(۱۲)

کرامات حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی

(۱) تقویٰ کی معراج 115
(۲) آئین جواں مرداں.... 116
(۳) بے نماز سے نفرت 116
(۴) گائے نے دودھ دینا شروع کر دیا 117
(۵) آپ کے دم کی تاثیر 118
(۶) جنات آپ کی شاگردی میں 118
(۷) پادری کا انجام 119
(۸) آپ کی سرزنش کی تاثیر 120
(۹) بارش نے جل تھل کر دیا 122

(۱۳)

کرامات حضرت مولانا عبدالحمید سوہدروی

(۱) دعا کی برکت 122

(۱۴)

کرامات حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی

(۱) پودوں سے ذکر الٰہی کی آواز 125
(۲) حیران کن واقعہ 126
(۳) وظائف کی تاثیر 126
(۴) اولاد کی بہار 127
(۵) روح پرور محفل 127
(۶) دم کی برکت 128
(۷) آسیب کا کھوج لگا لیا 128
(۸) آپ کو دست شفا ملا تھا 129
(۹) جنات مقتدی اور شاگرد 130
(۱۰) پانچ ہزار جنات 131
(۱۱) زبان کی تاثیر 131
(۱۲) دو جملوں سے کایا پلٹ گئی 132
(۱۳) زبان و بیان کی اعجاز آفرینی 133
(۱۴) نگاہ کی حیرت انگیز تاثیر 134

(۱۵)احسان عظیم 136

(۱۵)

کرامات حضرت مولانا حافظ محمد یوسف سوہدروی

(۱) آپ کی انسانوں میں قدر 137
(۲) آپ کا جنوں میں احترام 138
(۳)ایک عجیب واقعہ 139
(۴)دعا کی قبولیت 139
(۵) آپ کی ایک کرامت 140
(۶) نگاہ کی پاکیزگی 140
(۷)دعا میں تاثیر کے بنیادی اسباب 141
(۸) جانور بھی بات مانتے تھے 141
(۹)چند عجوبات 142
(۱۰) رب آپ کی خواہشات کا خیال فرماتا 143
(۱۱) آپ اور قرآن 143
(۱۲)نماز سے محبت 143
(۱۳)علاقے کا سب سے بہتر اور نیک انسان 144
(۱۴) آپ کو خراش تک نہ آئی 147
(۱۵) آپ کے وظیفے کی برکت 147
(۱۶)انتہائی سادگی 148

(۱۷)عبادت و ریاضت 149
(۱۸) زہد و استغناء 149
(۱۹)ایثار و قربانی 150
(۲۰) آپریشن کے دوران تلاوت قرآن 152
(۲۱)اوراد و وظائف 152
(۲۲)رات کی تاریکی میں نور کی شعاع 153
(۲۳)ایک مقدمہ کا فیصلہ 153
(۲۴)وفات پر عجیب اشارے 154
(۲۵) تبسم بر لب اوست 155

(۱۶)

کرامات استاد پنجاب حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی

(۱) کرامات ہی کرامات 156
(۲) سحاب رحمت امڈ آیا 156
(۳)دریا نے حفاظت کی 157
(۴)اللہ کی خاص حمایت 157
(۵) حیرت انگیز و محیر العقول واقعہ 158
(۶)پانی کی ٹینکی خود بخود بھر جاتی 158
(۷)باوفا جنات 159
(۸) آپ کا روحانی مرتبہ اور ایک واقعہ 160

(۹) قبولیت دعا کا ایک نمونہ 161

(۱۷)

کرامات حضرت صوفی عبداللہ ماموں کانجن

(۱) رب نے آپ کی خواہش پوری کردی 162
(۲) ایک مسئلہ فوراً حل ہوگیا 162
(۳) آپ کی کرامت 163
(۴) کیڑوں نے تعمیل ارشاد کی 163
(۵) وَذَالِكَ فَضْلُ اللّٰهِ 164
(۶) ایک تاجر کے لئے عجیب دعا 165
(۷) حضرت صوفی صاحب اور میاں شیر محمد شرقپوری 165
(۸) بارش تھم گئی 167
(۹) جوڑے پیدا ہونے لگے 168
(۱۰) کٹیاں پیدا ہونے لگیں 168

(۱۸)

کرامات حضرت میاں محمد باقر جھوک دادو

(۱) زندہ کرامت 168
(۲) ولایت کی جلوہ آرائیاں 170
(۳) آپ کی ایک کرامت 170

(۱۹)

کرامات مولانا عتیق اللہ صاحب ستیانہ بنگلہ

(۱) قابل تقلید شخصیت 172
(۲) آپ کی کرامت 173

(۲۰)

کرامات شیخ الحدیث مولانا محمد اسماعیل سلفی

(۱) آپ کی تابندہ کرامات 174
(۲) آپ کی چند کرامات 175

(۲۱)

کرامات مولانا عبدالغنی چک رجادی

(۱) آپ کی زندہ کرامت 176

(۲۲)

کرامات کیلانی بزرگان

(۱) گاڑی رک گئی 178
(۲) شرک کی جڑ کٹ گئی 179
(۳) شرک کا صفایا ہوگیا 180
(۴) مثالی تقویٰ 181

(۲۴)

کرامات حضرت حافظ عبدالحی صاحب کوٹ شاہ محمد

(۱) حضرت حافظ صاحب کی دعا کی برکت 181

(۲) آپ کی لافانی کرامت 182

(۳) شاندار کرامت 184

(۴) دریا کی دلدل میں پھنسی گھوڑی نکل آئی 185

(۵) تدفین پر خوشبو پھیل گئی 186

(۶) بکثرت ذکر الٰہی 186

(۲۴)

کرامات مولانا حکیم عبدالواحد واربرٹن

(۱) ہندو ببمن مسلمان ہو گیا 187

(۲) عجیب واقعہ 187

(۲۵)

کرامات مولانا محمد ادریس کیلانی

(۱) توحید و سنت کی تاثیر 188

(۲) دعا کی طاقت پرواز 189

(۳) آپ کی ایک اور کرامت 189

(۲۶)

مولانا عبدالرحمٰن کیلانی رحمہ اللہ

(۱) اللہ تعالیٰ نے ہاتھ تھاما 191

(۲) انعامات کی بارش 191

(۳) آپ کی ایک اور کرامت 192

(۴) آپ کی تابندہ و درخشندہ کرامات 193

(۲۷)

کرامات مولوی کمال دین صاحب

(۱) اللہ نے خاتون کو بیٹا دیا 194

(۲) قحط سالی دور ہو گئی 194

(۳) بھینس نے آپ کی بات مان لی 195

(۴) دریا کا رخ بدل گیا 195

(۵) آپ کا روحانی کمال 196

(۶) دعا کا حیرت انگیز اثر 196

(۲۸)

کرامات حضرت مولانا عبدالحق ماڑی مصطفےٰ (بھارت)

(۱) زہے مقدر 197

(۲) دعا سے دن پھر گئے 198

(۳) نورانی خواب، بابرکت تعبیر 199

۲۹

کرامات حضرت مولانا حافظ محمد محدث گوندلوی

(۱) آپ کا پایہ 200

(۲) آپ کا روحانی جلال 201

(۳) کلمہ طیبہ کے ورد کی خوشبو 201

۳۰

کرامات مولانا ابوالبرکات احمد مدراسی

(۱) جامعہ اسلامیہ کو چار چاند لگادئے 202

(۲) ہر دلعزیزی 203

(۳) بارش رک جاتی 204

۳۱

کرامات حضرت مولانا محمد عثمان دلاوری

(۱) قبولیت دعا 204

(۲) آپ کی ایک خصوصی دعا 205

(۳) بارش کا خطرہ ٹل گیا 206

(۴) ایک عجیب وظیفہ 206

(۵) توکل کی برکت 206

(۶) آپ کا مرتبہ 207

(۷) آپ کے تایا جان مولانا محمد صالح کا تذکرہ 207

۳۲

کرامات مولانا محمد حسین شیخوپوری

(۱) بادل پھٹ گئے 208

(۲) بارش رک گئی 208

۳۳

مجاہدین کی کرامات

(۱) اللہ کی نصرت 210

(۲) اللہ کی حفاظت 210

(۳) مجاہدین کی فراست 211

(۴) فقید المثال جذبہ 211

(۵) گولیوں کی بوچھاڑ میں کارنامہ سرانجام دیا 212

(۶) دعا کی برکت 212

(۷) غیبی مدد کا ایمان افروز واقعہ 213

(۸) خصوصی حفاظت اور مدد 213

(۹) اللہ نے مجاہدین کو مستور کردیا 214

(۱۰) بہترین اور ایمان افروز کامیابی 214

اطلاع عام

اولیائے اہل حدیث یا مجاہدین کی اور کرامات اگر کسی دوست کو معلوم ہوں تو ہمیں صاف کاغذ کی ایک جانب خوشخط لکھ کر بھیج دیں۔ ہر کرامت سچی اور ثابت شدہ ہونا ضروری ہے۔ ہم انشاء اللہ آئندہ ایڈیشن میں مرسل کا حوالہ دے کر کتاب ہذا میں شامل کر دیں گے۔

عرض ناشر

یہ "کرامات اہلحدیث" کا دوسرا ایڈیشن ہے۔ کتاب ہذا حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی تصنیف لطیف ہے جو آپ کے عنفوان شباب کی کاوش ہے۔ آپ کا مقصد یہ تھا کہ اس جھوٹے الزام کو دور کیا جائے جو جماعت اہلحدیث پر لگایا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ ان میں کوئی ولی نہیں ہے' نہ کوئی صاحب کرامت بزرگ ہے۔ کتاب ہذا میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ کے فضل و کرم سے جماعت اہلحدیث میں کثیر اولیاء اللہ ہوئے ہیں۔ اور ان میں سے بہت سے صاحب کرامت بھی ہوئے ہیں۔ چنانچہ اس کتاب میں اپنے بیسیوں اولیائے کرام کی بہت سی کرامات جمع کر دی گئی ہیں۔

کتاب "کرامات اہل حدیث" میں حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی نے اولیاء کی ۴۳ کرامات جمع کی ہیں۔ آپ کے پوتے محترم مولانا محمد ادریس فاروقی حفظہ اللہ نے اس میں ۱۲۷ اولیاء کی مزید ۳۴ اور مولانا عبداللہ غزنوی کی ۲ اور کرامات جمع کر کے کتاب ہذا کو سرچند معلومات افزاء اور کار آمد بنا دیا ہے۔ یعنی اب اس کتاب میں ۳۲ اولیائے کرام کی ۱۷۹ کرامات جمع کر دی ہیں۔ جیسا کہ آپ خود مطالعہ فرمالیں گے۔

فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ

محترم مولانا فاروقی متعنا اللہ بطول حیاتہ نے آخر میں نئے عنوان "مجاہدین کی کرامات" کے تحت مجاہدین کی نمونتاً دس کرامات کا بڑی خوبصورتی سے ذکر کیا ہے جن کے مطالعہ سے لطف اور بڑھتا اور ایمان میں ڈگر گوں اضافہ ہوتا ہے۔

اسلامی کتاب خانہ سیالکوٹ کا کوئی کتب فروش مولوی پرانی "کرامات اہلحدیث" کی فوٹو کاپی پرنٹ کروا کر پتہ نہیں کیا مطلب حل کرنا چاہتا تھا۔ امید ہے آئندہ وہ یہ جرأت نہیں کرے گا۔ کیونکہ اب اس بے چارے کا مطلب حل نہیں

ہو سکے گا۔

"کرامت" کے لفظی معنی عزت کے ہیں۔ کسی ولی اللہ کے لئے یہی عزت بہت کافی ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کا دوست ہے۔ اور معلوم ہے صحیح دوست وہ ہوتا ہے جو دوست کی ہر بات مانتا ہو اور اس کے ساتھ سب سے بڑھ کر محبت رکھتا ہو۔ ایسے ہی بلند بخت لوگوں کی شان میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ("یعنی اولیاء اللہ پر نہ کوئی خوف ہے نہ وہ غم کھائیں گے")

دوسرے مقام پر فرمایا:

اَللّٰهُ وَلِيُّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ

"اللہ تعالیٰ ایمان والوں کا دوست ہے وہ انہیں اندھیروں سے نکال کر روشنی کی طرف لے جاتا ہے"۔

ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا کہ اللہ کے محبوب و معزز فرشتے ان کے پاس آکر کہتے ہیں:

اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ

"تمہیں ہراساں اور غمگین ہونے کی ضرورت نہیں تم جنت کی بشارت سنو۔ وہ جنت جس کا تم سے وعدہ کیا گیا۔ ہم دنیا میں بھی تمہارے دوست ہیں اور آخرت بھی تمہارے ساتھی ہیں"۔

اندازہ فرمائیے کہ اولیائے کرام کا کتنا بلند مقام ہے؟

"کرامات اہلحدیث" میں یہی بتایا گیا ہے کہ اولیاء برحق ہیں۔ اور ان کا مقام بہت بلند ہوتا ہے۔ وہ ایمان و تقویٰ کی معراج پر فائز ہوتے ہیں۔ وہ اللہ کے اور اس

کے ملائکہ کے محبوب ہوتے ہیں۔ لیکن یہ کہیں نہیں کہا گیا کہ وہ مشکل کشاء' حاجت روا' فریاد رس اور حاضر و ناظر ہوتے ہیں۔ اور دور و نزدیک سے پکار سنتے ہیں۔ اور ہر آن اپنے مرید کے پاس ہوتے ہیں وَغَيْرُ ذٰلِكَ مِنَ الْخُرَافَاتِ۔

ارباب توحید اور ایسے "دوستوں" میں ایک فرق تو یہ ہے کہ اہلحدیث ہر اس شخص کو ولی مانتے ہیں جو ایمان اور تقویٰ کی اعلیٰ معراج پر فائز ہو۔ اور جو اس معیار پر پورا نہ اترے وہ اسے ولی نہیں مانتے۔ مگر "دوست" اگر ناراض نہ ہوں تو ہم یہ کہنے کی جسارت کرتے ہیں کہ ان کے لئے "ایمان و تقویٰ" کی شرط کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتی۔ وہ جسے چاہتے ہیں ولی بنا دیتے ہیں۔ اور پھر اپنے مزعومہ ولی کو بلا جھجک تقریباً کل الٰہی صفات تفویض کر دیتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ ہم انہیں معبود جان کر نہیں پکارتے لہٰذا ہمارا اولیاء کو کسی بھی طرح کی مدد کے لیے پکارنا شرک کے ذیل میں نہیں آتا۔ اور انہیں کوئی فرق نہیں پڑتا کہ وہ بزرگ زندہ ہو یا مردہ۔ بلکہ وہ "مردہ" کو زندہ ہی مانتے ہیں۔ اور زندہ سے زیادہ متصرف اور صاحب کرامات جانتے ہیں اور جو شخص اس بارے میں ان کی ہمنوائی اختیار نہ کرے وہ اسے جہلا اولیاء کا گستاخ اور منکر کہہ دیتے ہیں۔

اہلحدیث کے نزدیک ولی کے لئے کرامت اعزاز ہے مگر شرط نہیں۔ شرط وہی ہے جو قرآن مجید نے بیان کی ہے یعنی ایمان اور تقویٰ۔ مطلب یہ ہے کہ اگر کسی ولی اللہ سے کرامت سرزد نہ ہو اور بے شک ساری زندگی سرزد نہ ہو تو اس کی ولایت میں کوئی فرق نہیں پڑتا لیکن اگر وہ نعمت ایمان و تقویٰ سے محروم ہو تو وہ ولی نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ سب جانتے ہیں ولی کا معنی ہے اللہ کا دوست۔ اور وہ بھلا اللہ کا دوست کب ہو سکتا ہے جو نہ ایمان رکھتا ہو نہ تقویٰ؟ ولی کی بابت ہمارا نظریہ یہ ہے کہ اللہ کا ولی خلاف شرع چلتا ہے نہ دیکھتا ہے نہ بولتا نہ سنتا ہے۔ اس کا

عقیدہ و عمل قرآن و سنت کے مطابق ہوتا ہے' عین مطابق۔

اہلحدیث کے نزدیک "کرامات" کا عنوان خاص اہمیت اور دلچسپی نہیں رکھتا۔ کیونکہ ان کے نزدیک کرامت جسے ولی کے لئے شرط ہی نہیں تو نظر بظاہر اس موضوع کی ضرورت ہی نہ رہی۔ نیز اہلحدیث کے مطابق خواہ کس قدر احتیاط برتی جائے کمزور عقیدہ آدمی کرامت سے بہک سکتا ہے۔ یا کرامت اس کے ضعیف استدلال کے لئے تھوڑی بہت قوت کا باعث بن سکتی ہے۔ بخلاف اس کے "دوستوں" کا زیادہ زور ہی کرامات پر ہے' ارباب بریلی ہی نہیں اصحاب دیوبند بھی اس لائن میں کافی آگے ہیں۔ ان دونوں کی بیان کردہ کرامات میں کوئی بہت زیادہ اور نمایاں فرق نہیں۔ وہ قریب قریب ایک جیسی ہی ہیں۔

یہ جان لینا چاہئے' دین کا اصل مرکز و محور قرآن و سنت ہے۔ جو کرامت قرآن و سنت کے خلاف ہو اسے اختیار کرنا یا اس سے استدلال کرنا ممنوع ہے۔ اور ان سے شیر کیہ عقائد کا ثبوت لانا حرام ہے۔ یہ بہت محتاط وادی ہے' اس میں ممکنہ احتیاط کی ضرورت ہے۔

اگرچہ دو چار احباب نے ہمیں "کرامات اہلحدیث" کی اشاعت سے رک جانے کا مشورہ دیا مگر ہم نے اسے محض اس نقطہ نظر سے شائع کیا ہے کہ ایک تو اولیائے اہلحدیث کا تعارف ہو جائے کیونکہ جب کسی کا صحیح تعارف ہو جاتا ہے تو اکثر نفرت میں کمی واقع ہو جاتی ہے۔ دوسرے معترضین کی ایک گونہ تشفی ہو جائے اور وہ مطالعہ فرمالیں کہ اَلْحَمْدُلِلّٰہِ اہلحدیث جماعت میں بے شمار اولیاء موجود ہیں اور ان میں اچھے خاصے بزرگ اور صاحب کرامت لوگ ہو گزرے ہیں اور اللہ کے فضل و کرم سے اب بھی موجود ہیں۔ اور حقیقت میں ولی بھی وہی ہے جو صحیح معنی میں حامل قرآن و سنت ہو۔ اور شاید "کرامات اہلحدیث" کے مطالعہ کے بعد

اہلحدیث سے نفرت اور بغض میں کچھ کمی واقع ہو کر فضا بہتر ہو جائے۔ اس کتاب کی اشاعت کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ عوام و خواص میں اولیائے عظام اور بزرگان کرام سے محبت و عقیدت پیدا ہو۔ نہ صرف پیدا ہو بلکہ اس میں دگرگوں اضافہ ہو۔ کیونکہ فی زمانہ اس میں خاصی کمی آ رہی ہے۔

ہم محترم مولانا محمد ادریس فاروقی کے شکر گزار ہیں کہ انہوں نے اپنی عدیم الفرصتی کے باوجود اپنا قیمتی وقت نکال کر اور بھی بہت سے بزرگان اہلحدیث کی کرامات کتاب ہٰذا میں شامل فرمادی ہیں۔ فَجَزَاہُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَآءِ۔ زیادہ نہ سہی یہ کتاب کم از کم تاریخی حیثیت سے تو ضرور پہچانی جائے گی۔ اور انشاء اللہ تاریخ و سیر کے باب میں خوشگوار اضافہ کا باعث ہو گی۔

نجم المجید سوہدروی

اسسٹنٹ ڈائریکٹر مسلم پبلی کیشنز لاہور / سوہدرہ

پیش گفتار

جس طرح آسمان کی تزئین ستاروں سے ہے اسی طرح زمین کی آرائش عظیم و باکمال لوگوں سے ہے۔ باکمال اور یگانۂ روزگار لوگوں میں اصحاب علم و فضل اور مقربین بارگاہ رب العزت کو ہمیشہ ایک خاص مقام و مرتبہ حاصل رہا ہے۔ اس کتاب میں ایسے ہی اخیار و ابرار ہستیوں کا مبارک ذکر ہے۔

"کرامات اہلحدیث" حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی اولین تصانیف میں سے ہے جس سے ان کا مقصد اس مغالطے کو دور کرنا تھا کہ جماعت اہلحدیث میں کوئی ولی نہیں' نہ ان میں کوئی صاحب کرامت بزرگ ہوا ہے۔ موصوف نے کتاب ہذا میں پانچ اولیاء کرام رحمہم اللہ کی ۴۳ کرامات بطور نمونہ جمع فرما کر بتایا ہے" کہ بحمد للہ جماعت اہلحدیث میں نہ اولیاء کی کمی ہے اور نہ کرامات کی۔ بلکہ آپ نے دعویٰ کیا ہے کہ اولیاء ہیں ہی جماعت اہلحدیث میں۔ اور جو اہلحدیث نہیں وہ ولی ہی نہیں۔ آپ کا یہ دعویٰ "کافی حد تک ہی ٹھیک" نہیں بالکل ٹھیک ہے۔ کیونکہ دراصل اہلحدیث کہتے ہی اس شخص کو ہیں جو قرآن و حدیث کا حامل و عامل ہو۔ اور قَالَ اللّٰہُ وَقَالَ الرَّسُوْلُ کے سوا کوئی بات نہ کرتا ہو۔ اس کا ایک ہی امام ہو اور وہ ہیں امام الانبیاء ﷺ۔ اور ایک ہی سلیبس ہو اور وہ ہے کتاب ہدیٰ۔ اہلحدیث قرآن اور صاحب قرآن کے بغیر ایک قدم چلنے کے لئے تیار نہیں۔

اب خود ہی بتایئے کہ کوئی شخص قرآن و حدیث سے کنارہ کش رہ کر بھلا کیونکر ولی اللہ بن سکتا ہے؟ کھیے کی بات سمجھ لیجئے جو شخص قرآن و حدیث کے جس قدر

---

[1] امام نے اللہ کے فضل سے "کرامات اہل حدیث" کا حصہ دوم لکھ کر اس میں ۱۲۷ اولیائے عظام کی تقریباً [illegible] نے کتاب ہذا کو اور مفید اور معلومات افزاء کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

زیادہ قریب ہو گا وہ اسی قدر اللہ اور اس کے رسول کے زیادہ قریب ہو گا۔ اور جو اس سے جس قدر دور ہو گا' وہ اللہ اور اس کے رسول سے اسی قدر دور ہو گا۔ چونکہ اس تمہید حقیقت طراز کو سمجھنا ضروری تھا اس کو سمجھے بغیر بات آگے نہیں چل سکتی تھی' اس لیے اس پر ذرا وضاحت سے روشنی ڈالی جا رہی ہے۔

دین میں حجت' دلیل اور برہان صرف حضرت محمد ﷺ ہیں' سب ہستیوں کو آپ ﷺ کے تابع کیا جائے گا' آپ ﷺ کو کسی کے تابع نہیں کیا جائے گا۔ اور حقیقی شان رسالت ہے بھی یہی۔ اِذَا جَآءَ نَهْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهْرُ مَعْقِلٍ۔

آپ ﷺ اس وقت ہم میں موجود نہیں ہیں لیکن آپ کی تعلیمات ہم میں موجود ہیں۔ آپ کا اپنا ارشاد گرامی ہے: تَرَكْتُ فِيكُمْ اَمْرَيْنِ لَنْ تَضِلُّوا مَا تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا كِتَابَ اللّٰهِ وَسُنَّتِيْ

اسی بات کو اقبال نے یوں ادا کیا ہے

اصل دیں آمد کلام اللہ معظم داشتن
پس حدیث مصطفیٰ برجاں مسلم داشتن

مطلب یہ ہے کہ دین کی اصل و بنیاد محض قرآن و حدیث ہے۔ جسے قرآن و حدیث مل گیا اسے علم و آگہی' ہدایت و معرفت' تہذیب و تمدن' عروج و ارتقاء' شائستگی و اخلاق سب کچھ مل گیا۔ پس ہر قول' قیاس اور کرامت کو قرآن و حدیث پر پرکھا جائے گا' لیکن قرآن و حدیث کو کسی پر نہیں پرکھا جائے گا۔ قرآن و حدیث نائب ہے اللہ اور رسول اللہ ﷺ کا۔ اس کا ادب اللہ اور رسول اللہ کا ادب ہے۔ اس کی توہین اللہ اور رسول اللہ کی توہین ہے۔

اس کے ساتھ یہ بات بھی ذہن میں رکھئے کہ قرآن مجید کا وہ مفہوم لیا جائے گا جو حدیث نے لیا۔ اور حدیث کا وہ مطلب صحیح سمجھا جائے گا جو خلفائے راشدین و

فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ (سورہ آل عمران:۳۱) میں اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کا امتحان لیا ہے جو یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ ہم اولیاء اللہ ہیں اور ہم اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو رسول اللہ ﷺ کا اتباع کرے گا میں اس سے محبت رکھوں گا۔ اور اسے اپنا دوست بناؤں گا۔ پھر جو شخص اللہ تعالیٰ کی محبت کا مدعی ہو رسول اکرم ﷺ کا اتباع نہ کرے تو وہ اولیاء اللہ میں سے کیونکر ہو سکتا ہے؟ پس یقین جان لیجئے۔ کہ ولی بننے کے لیے اہل حدیث ہونا ضروری ہے اور اہلحدیث وہی ہو سکتا ہے جو قرآن و حدیث کا گرویدہ اور توحید و سنت کا علمبردار ہو۔ قرآن و حدیث سے مستغنی اور توحید و سنت سے بیزار شخص بھلا کیونکر ولی بن سکتا ہے؟

ذرا غور تو کیجئے اہلحدیث کہتے کسے ہیں؟ بعض مولویوں نے اہلحدیث کو ہوا (خوفناک چیز) بنا کر پیش کیا ہوا ہے۔ کئی بیچارے تو اہلحدیث کے سایہ سے بھی ڈرتے ہیں۔ حالانکہ اس کے بڑے شاندار معنی ہیں۔ "اہل" کے معنی "والا" ہیں اور حدیث کے معنی ہیں قرآن اور ارشادات رسول (ﷺ)۔ ہاں ہاں' قرآن کو بھی حدیث کہتے ہیں۔ خود آنحضرت ﷺ کا ارشاد گرامی ہے اِنَّ خَیْرَ الْحَدِیْثِ کِتَابُ اللّٰہِ (مشکوٰۃ المصابیح) بے شک بہترین حدیث قرآن مجید ہے۔ جو لوگ قرآن کو بھی مانتے ہوں اور حدیث کو بھی۔ ان میں آخر خرابی کیا ہے؟

اگر قرآن و حدیث کو ماننا' اپنانا اور پھیلانا جرم ہے تو پھر اہلحدیث یہ جرم تو کرتے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ یہ صرف حاملین مسلک اہلحدیث کی شان ہے کہ وہ بمقابلہ قرآن و سنت کسی بڑے سے بڑے آدمی کو بھی دین میں حجت نہیں مانتے۔ وہ ہر شخص کے کردار اور قول کو قرآن و سنت پر پیش کرتے ہیں مگر قرآن و سنت کو کسی کے کردار اور قول پر پیش کرنا جائز نہیں سمجھتے۔ اب خود ہی بتائیے بھلا یہ خوبی دنیا کے کسی اور مسلک میں پائی جاتی ہے؟ کم از کم ہم نے تو کوئی مسلک ایسا نہیں

دیکھا۔ ہمارے کچھ دوست اپنے اپنے مخصوص و متعین بزرگوں کی پیروی کرتے ہیں اور بس۔ لیکن اگر وہ یہ تقلیدی ذہن بدل لیں۔ اور ان کا وہی ذہن ہو جو اہلحدیث جماعت کا ہے تو ہر مسئلہ حل ہو جاتا ہے۔ دوبارہ سنئے۔ ہر امام کے ہر قول کو قرآن و سنت پر پیش کیا جائے گا مگر قرآن و سنت کو کسی کے قول پر پیش نہیں کیا جائے گا۔ اہلحدیث کے نزدیک قرآن و حدیث کی تاویل و تحریف اور توڑ موڑ کرنا حرام قطعاً حرام ہے۔ اگر "دوستوں" کا یہی مسلک ہو جائے تو آیئے ہم ایک ہیں۔ "چشم ما روشن دل ماشاد"

اب خدارا خود کہیئے کیا دنیا کے تختے پر اس سے بڑھ کر صاف اور سچا کوئی اور مسلک ہے؟ یا ہو سکتا ہے؟ کیا اولیاء اس پیارے مسلک کے علاوہ بھلا کسی اور مسلک کے حامل ہو سکتے ہیں؟ کبھی نہیں۔ ہمارے لیے تو اس کا تصور بھی مشکل ہے۔ ہم حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی علیہ الرحمۃ اور حضرت امام ابو حنیفہ علیہ الرحمۃ کو اللہ کا ولی مانتے ہیں۔ ہم ان کے بارے میں حسن ظن رکھتے ہیں۔ اور سمجھتے ہیں کہ وہ دونوں رب کے محبوب اور پیارے اور اللہ کے فضل سے اہلحدیث (یعنی قرآن و حدیث کے حامل و عامل) تھے۔ اور اہلحدیث ہی نہیں تھے بلکہ اہلحدیث گر تھے۔

اب ہم بتانا چاہتے ہیں کہ جماعت اہل حدیث میں سے جو لوگ بھی اس منزل پر پہنچ گئے وہ ولی اللہ ہیں۔ اور ان سے وقتاً فوقتاً کرامات کا ظہور بھی ہوتا رہا ہے۔ ہم آپ کو بہت دور کے زمانہ کے لوگوں کی باتیں نہیں سنائیں گے۔ بلکہ قریب کے زمانہ کے حالات پیش کریں گے۔ تاکہ آپ ان سے سبق و موعظت حاصل کر

---

(۱) دیکھئے ہماری کتاب "تقلید پر ایک مذہبی مکالمہ" اس میں آپ کو ایسے بہت سے شکوک و شبہات کا تسلی بخش جواب ملے گا۔

سکیں۔ تاکہ آپ عاملین قرآن و سنت سے بغض و نفرت کم کر سکیں۔ اور یہ کوئی ناممکن بھی نہیں ہے۔ کھلے دل سے کتاب ہذا کا مطالعہ کرنے سے عمدہ اور خوشگوار تبدیلی واقع ہو سکتی ہے اور یہ کوئی ناممکن بھی نہیں ہے۔ اب اولیائے اہل حدیث کی کرامات کا ذکر کیا جاتا ہے کتاب ہذا کا کھلے دل سے مطالعہ کریں۔ اور جلد بازی سے ہرگز کام نہ لیں' بلکہ جہاں کوئی اشکال پیش آئے بلا تاخیر اہل علم سے رابطہ قائم کریں۔ اور قرآن و حدیث کی روشنی میں وہ الجھن حل کرنے کی مقدور بھر سعی کریں۔ انشاء اللہ ہر مسئلہ حل ہو جائے۔

اطلاع

حضرت مولانا محمد سلیمان (روڑوی) تک حضرت مولانا عبدالمجید سوہدروی رحمہ اللہ کی یکجا کی ہوئی کرامات ہیں۔ اس کے بعد حضرت مولانا حافظ عبدالمنان محدث وزیر آبادی سے آخر تک بندہ کی جمع کی ہوئی کرامات ہیں۔ الحمدللہ ان کرامات میں کوئی کرامت وضعی' جھوٹی اور خود ساختہ نہیں ہے۔ اگر کسی کرامت کے سمجھنے میں کوئی الجھن پیش آئے۔ تو شروع سے صفحہ ۴۸ تک دوبارہ مطالعہ کر لیجئے۔ بصورت دیگر علمائے راسخین سے رابطہ قائم فرمائیں۔ اور اگر کوئی کرامت واقعی قرآن و حدیث کے معارض ہو تو اسے ترک کر دیا جائے۔ (فاروقی)

۱

کرامات حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب لکھوی[1]

(۱) بھنگی چرسی فقیر راہ راست پر آ گیا

مولوی قائم الدین صاحب سکنہ چک ڈھیوالہ ضلع لائل پور (موجودہ فیصل آباد) کا بیان ہے کہ جن دنوں میں مولانا عبدالرحمٰن صاحب کے ہاں لکھوکی پڑھا کرتا

---

(۱) آپ مولانا حافظ محمد بن بارک اللہ رحمہ اللہ مصنف "تفسیر محمدی" کے صاحبزادہ ہیں۔ آپ ۱۲۹۳ھ میں بمقام لکھوکے ضلع فیروز پور میں پیدا ہوئے' آپ کا نام تو عبدالرحمٰن تھا۔ مگر محی الدین کے نام سے مشہور تھے' ۷ سال کی عمر میں قرآن حفظ کیا اور سترہ (۱۷) سال کی عمر میں علوم درسیہ متعارفہ سے فراغت پائی۔ طبیعت شروع ہی سے تصوف کی طرف مائل تھی اور کسی پیر طریقت کی تلاش تھی۔ ۲۲ سال کے تھے کہ غزنی پہنچے' اور حضرت مولانا عبداللہ غزنوی کی بیعت کی۔ حضرت مولانا عبداللہ غزنوی کے پنجاب تشریف لانے اور امرتسر قیام فرمانے پر تو ہزارہا لوگوں نے فیض پایا۔ مگر غزنی پہنچ کر السابقون السابقون کا مرتبہ آپ ہی نے حاصل کیا تھا۔ حضرت مولانا عبداللہ غزنوی صاحب کو آپ سے بہت محبت تھی۔ چنانچہ آپ اکثر اوقات فرمایا کرتے تھے کہ "ما و عبدالرحمٰن یکیست" (یعنی ہم اور عبدالرحمٰن صاحب ایک ہیں۔) پھر آپ کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا۔ "در میان ما و شما مناسبت در ازل بود"۔ (ہمارے اور تمہارے درمیان ازل میں بھی مناسبت تھی۔) چنانچہ مولانا عبداللہ غزنوی نے آپ کو اپنا نائب بھی قرار دے دیا تھا۔ آپ کو اکثر الہام ہوا کرتے تھے' جو الگ رسالہ کی شکل میں مطبوع ہیں۔ آخری عمر میں الہام ہوا۔ یٰاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ جس پر آپ حج کے لیے روانہ ہو گئے۔ اور مدینہ منورہ پہنچ کر بعد زیارت روضہ نبوی حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی دعا=

تھا۔ ان ایام کا واقعہ ہے۔ کہ ان کے پاس ایک بھنگی چرسی فقیر آیا جس کی داڑھی تو صفاچٹ تھی اور مونچھیں لمبی لمبی تھیں۔ ہاتھ میں چمٹا' بدن پر کملی' شکل صورت خلاف شرع' گاتا تھا' اور کہتا تھا کہ مولوی صاحب نشہ ٹوٹا ہوا ہے کچھ دلواؤ۔ [1] مولوی صاحب نے ایک طالب علم سے کہا۔ کہ اسے ایک پیسہ دے دو۔ وہ بولا' ایک پیسہ سے کیا بنتا ہے اگر دینا ہے تو کچھ آپ دیں۔ فقیر کا عمل ٹوٹا ہوا ہے۔ نہ بھنگ ملی ہے نہ چرس' مولانا نے ایک نظر اٹھا کر اس کی طرف دیکھا۔ اور فرمایا: "مجھ سے کچھ

= اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَھَادَۃً فِیْ سَبِیْلِكَ وَاجْعَلْ مَوْتِیْ بِبَلَدِ رَسُوْلِكَ" نہایت خشوع خضوع سے کی۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ آپ بیمار ہو گئے۔ اور ۷۰ سال کی عمر میں ۱۵ ذیقعدہ ۱۳۱۲ھ کو بروز جمعہ وہیں شہادت پاکر جنت البقیع میں مدفون ہوئے۔ آپ کا قطعہ تاریخ ہے ؎

در مدینہ فوت شد قطب زماں صادقین را نور تابد مدام

(۱) افسوس! کئی لوگ آج کل ایسے بھنگی چرسی لوگوں کو ولی اللہ مانتے ہیں۔ اور اگر وہ فوت ہو جائے تو اس کی قبر پر گنبد اور عمارت تعمیر کر کے اس کی پوجا پاٹ شروع کر دیتے ہیں۔ اور اسے حاجت روا اور مشکل کشا سمجھتے ہیں۔ اور یہ نظریہ رکھ کر اس سے حاجات طلب کرتے ہیں کہ وہ "سرکار" ہمیں دیکھ رہے ہیں۔ ہماری دعا سن رہے ہیں اور ہماری حاجت براری کی پوری قدرت رکھتے ہیں۔ حالانکہ یہ پورا عقیدہ قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہے۔ ایسا عقیدہ صریح شرک اور واضح کفر ہے۔ یہ گمراہ کن سلسلہ پاک و ہند میں خصوصیت سے پھیلا ہوا ہے ایسا نمونہ آپ ہر شہر اور ہر گاؤں میں دیکھ سکتے ہیں۔ گمراہ مولوی صاحبان لوگوں سے کہتے ہیں کہ یہ اولیاء اللہ ہیں۔ یہ زندہ ہوں یا مردہ' ان کی خدمت میں حاضری دیتے رہو "یہ دیدہ بیدا" لے پھرتے ہیں اپنی آستینوں میں" اور اگر مر جائیں تو انہیں خوش کرنے کے لئے ان کی قبروں پر نذر و نیاز دو۔ اور چڑھاوے چڑھاؤ۔ اور ہر جمعرات کو قوالی کراؤ۔ ماہانہ اور سالانہ عرس منعقد کرو اور یہ لوگ ان کی جھوٹی کرامات مشہور کر کے اپنے ساتھ عوام کو بھی جہنم میں لے جاتے ہیں۔ انا للہ۔ (فاروقی)

لینا ہے؟" جونہی اس کی نظر سے نظر ملی۔ وہ لڑکھڑا کر گرا' اور ایسا گرا کہ بے ہوش ہو گیا۔

طالب علم اسے سنبھلنے کے لیے بڑھے۔ مگر وہ ایسا بے حس پڑا تھا' جیسے مردہ' تین گھنٹے بے ہوش پڑا رہا۔ جب ہوش سنبھالا' تو اٹھا۔ مولانا نے پوچھا۔ "کیوں بھائی کیا لینا ہے؟" وہ بولا۔ "جو لینا تھا وہ لے لیا"۔ "جو لینا تھا وہ لے لیا"۔ بس مجھے "مسلمان" بنا دیجئے۔ مولانا نے حجام کو بلوایا۔ اور اس کی مونچھیں اور لٹیں کٹوا دیں' اس نے چرس بھنگ سے توبہ کر لی۔ اور حضرت لکھوی رحمہ اللہ سے پڑھنا شروع کر دیا۔ مولوی قائم الدین صاحب کا بیان ہے' کہ وہ اچھا خاصا عالم اور صوفی بن گیا۔ اور اٹھارہ (۱۸) برس تک محترم مولوی صاحب کی خدمت میں رہا۔

(۲) آپ کا جان لیوا آپ کو دل دے گیا

ایک بار مولانا موصوف معہ چند طلباء کے نہر پر جو لکھوکی سے قریب ہی تھی غسل کے لیے تشریف لے گئے۔ نہر کے متصل ہی ایک سڑک گزرتی تھی' اس علاقے میں ایک محمود ڈوگر نامی شخص رہتا تھا۔ جو بہت بڑا زمیندار اور مغرور و متکبر انسان تھا اور اسے اہلحدیث سے خاص عداوت تھی۔ اس نے بارہا یہ کہا تھا کہ اگر مولوی عبدالرحمٰن مجھے اکیلا کہیں مل گیا تو میں اس جان سے مار ڈالوں گا۔ کیونکہ اس نے اسے سارے علاقہ میں وہابیت پھیلا دی ہے۔ [1] کسی طالب علم نے مولانا سے ذکر

---

(۱) اس میں محمود ڈوگر کا اتنا قصور نہیں تھا جتنا گمراہ مولویوں کا قصور تھا۔ دراصل اہلحدیثوں کی دعوت و تبلیغ سے یہ مولوی پریشان ہوتے ہیں کہ یہ ہماری "بھیڑوں" کو توحید و سنت کی طرف کیوں لے جاتے ہیں؟ اس سے ان کا کاروبار ٹھپ ہوتا ہے۔ ان کی شرک کی منڈیاں اجڑتی اور گمراہی و بے دینی کے اڈے تباہ ہوتے نظر آتے ہیں۔ اس لئے وہ اہلحدیثوں کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑے رہتے ہیں۔ اور اپنی تقریروں' =

کر دیا کہ محمود آپ کا اشد ترین دشمن ہے اور وہ جا رہا ہے۔ مولانا نے فرمایا۔ کہ اسے بلاؤ۔ اور کہو کہ جو کچھ کرنا ہے یہیں کر لے۔ طالب علم نے آواز دی۔ کہ میاں محمود! مولوی صاحب یہیں ہیں۔ آؤ اور اپنے دل کے ارمان نکال لو۔ محمود آیا۔ گھوڑی سے اترا۔ ابھی مولانا کے سامنے ہی آیا تھا اور آنکھ سے آنکھ ملی تھی کہ اپنا پیٹ پکڑ کر بیٹھ گیا۔ اور ہائے ہائے کرنے لگا۔ حضرت مجھے معاف کر دیجئے۔ میری غلطی تھی۔ میں نے آپ کے خلاف بہت کچھ کہا۔ مگر اب اپنی غلطی کا اعتراف کرتا ہوں۔ اور معافی چاہتا ہوں۔ مولانا نے کہا۔ دل صاف کر لو۔ اور جاؤ۔ اللہ تمہیں خوش رکھے۔ وہ کہنے لگا "حضور! اب کہاں جاؤں؟ ہاتھ بڑھائیے اور مجھے اپنا مرید بنا لیجئے۔ چنانچہ وہ بڑا نیک نمازی اور توحید و سنت کا علمبردار بن گیا۔ اور وہ بڑے لوگوں کو راہ راست پر لایا۔ وہ اکثر آپ کی مجلس میں آتا رہتا تھا۔ اس واقعہ کے راوی مولوی قائم الدین صاحب کا بیان ہے۔ کہ محمود ڈوگر کی آنکھ پر ایک موسکہ تھا۔ جو اسے بہت تنگ کرتا تھا۔ اور آنکھ ڈھانپ لیتا تھا جس سے وہ سخت تنگ آگیا تھا۔ اس نے عرض کیا۔ حضرت اس پر دم کر دیجئے۔ تاکہ اللہ تعالیٰ اس مصیبت سے بھی نجات دے دے۔ مولانا نے سورہ فاتحہ پڑھ کر دم کیا۔ اور اس پر لعاب لگا دی۔ محمود کا بیان

= تحریروں تا آنکہ اپنے خطبات جمعہ میں' درسوں اور نجی محفلوں میں اہلحدیثوں کو بدنام کرتے اور انہیں ان کے خلاف اکساتے رہتے ہیں۔ اور انہیں یہاں تک کہتے ہیں کہ ان وہابیوں سے کبھی میل نہ رکھو۔ یہ اولیاء کے دشمن اور اماموں کے گستاخ ہیں۔ رسول پاک کی توہین کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ' اس طرح دن رات اہلحدیثوں کے خلاف جھوٹا پروپیگنڈا کر کے اپنے طور پر خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی بڑا معرکہ مارا ہو' لیکن حقیقت میں یہ چند ٹکوں کی خاطر اپنی عاقبت تباہ کر لیتے ہیں۔ یہ ہم دشمنی سے نہیں کہتے دکھ سے کہتے ہیں۔ ہماری دعا ہے کہ اللہ انہیں سمجھ عطا کرے۔ آمین (فاروقی)

ہے' کہ اس کے بعد وہ موسکہ کچھ ایسا مٹا کہ کبھی ظاہر نہیں ہوا اور مجھے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے اس تکلیف سے نجات مل گئی۔

(۳) آپ کی دعا کی برکت

موضع لکھوکی سے کچھ فاصلہ پر ایک جمیل آباد نامی گاؤں تھا۔ جہاں کا سردار جلال الدین عرف "جلو" بہت بڑا زمیندار اور کئی گاؤں کا مالک تھا۔ جلو کے ہاں کوئی اولاد نہ ہوتی تھی۔ اس نے کئی بیویاں کر رکھی تھیں۔ مگر پھر بھی وہ اولاد سے محروم تھا۔

پنجاب میں یہ رواج چلا آ رہا ہے۔ کہ جب کسی کے ہاں اولاد نہ ہوتی ہو' تو وہ پیروں' فقیروں' ہوگیوں' مست قلندروں' خانقاہوں اور قبروں کی طرف رجوع کرتا ہے اور ان سے اولاد چاہتا ہے۔ (۱) جلو بھی اسی خیال کا آدمی تھا۔ اور جہاں کسی فقیر کا پتہ چلتا تھا وہیں اٹھ دوڑتا تھا۔ ایک بار اسے پتہ چلا۔ کہ فیروز پور شہر میں ایک مستانہ ہے جو مجذوب ہے اور بالکل ننگ دھڑنگ رہتا ہے' وہ اس کے پاس گیا۔ اور اس سے بیٹا مانگا۔ مجذوب بولا' نالائق! اگر بیٹا لینا ہے تو لکھوکی جا۔ جلو نے دل میں کہا کہ

---

(۱) اگر شبہ ہو تو کسی جمعرات کو کسی "مزار" "دربار" اور "آستانے" پر جا کر دیکھ لیجئے۔ آپ کو یہ سارے پکھنڈ وہاں نظر آ جائیں گے۔ حالانکہ اگر یہ اچھے کام ہوتے تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم شہر کو نبی ﷺ کے روضہ اقدس پر جا کر کرتے۔ روضہ کی چوکھٹ' ماتھا ٹیکنا' رکوع و سجود اور استمداد و استغاثہ کرتے' مگر انہوں نے ہرگز ایسے نہ کیا۔ معلوم ہوا قبروں پر جا کر ایسے کام کرنا حرام و ممنوع اور آنحضرت ﷺ کی سنت مبارکہ اور صحابہ کرام و اہل بیت اطہار کے بابرکت طریقے کے سراسر خلاف ہے۔ یقین جان لیجئے یہ طریقہ صحیح نہیں بلکہ بالکل غلط ہے اور یہ صحیح مسلک اہل سنت والجماعت کے الٹ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہدایت عطا فرمائے۔ آمین (فاروقی)

وہاں تو سب وہابی ہی وہابی ہیں۔ بھلا وہاں بیٹا کیسے ملے گا؟ مجذوب نے کہا۔ نالائق۔ جاتا نہیں؟ تجھے بیٹا یہاں سے نہیں بلکہ وہاں سے ملے گا۔ جلو اس مستانہ کے ارشاد پر لکھوی پہنچا۔ وہاں چونی کے بزرگ حضرت مولانا عبدالرحمٰن لکھوی ہی تھے یہ ان کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور ان سے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ مولانا عبدالرحمٰن صاحب نے کہا۔ میں دعا تو کر دیتا۔ مگر تو منکر قرآن ہے۔ تیرے حق میں میری دعا قبول نہیں ہو گی۔ جلو نے کہا میں نے کب قرآن کا انکار کیا ہے؟ آپ نے پوچھا۔ کہ تیری کتنی بیویاں ہیں۔ اس نے کہا کہ سات۔ آپ نے فرمایا کہ قرآن تو چار سے زیادہ کی اجازت نہیں دیتا۔ پھر تو نے سات کیوں کیں؟" اس نے کہا۔ جو حکم ہو۔ میں اس پر عمل کروں گا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ تین کو یہیں طلاق دے دو۔ گاؤں میں مسجد بنوا دو۔ خود نماز پڑھنے کا اقرار کرو اور دوسروں کو بھی نماز کی تلقین کرو۔ تو میں تمہارے لیے دعا کرتا ہوں۔ اس نے ایسا کرنے کا وعدہ کر لیا۔ آپ نے دعا فرمائی۔ اللہ کی قدرت۔ اگلے ہی سال اس کے ہاں فرزند تولد ہوا۔ وہ دوڑا دوڑا آیا۔ اور مولانا کو لے جانا چاہا۔ مگر آپ نہ گئے۔ اور کہا۔ کہیں ایسا نہ ہو۔ کہ عوام جہلاء یہ سمجھنے لگیں کہ عبدالرحمٰن نے بیٹا دیا ہے۔ پھر اس نے عرض کیا۔ کہ حضور! آپ اس کی تردید کر دیں اور توحید کا وعظ کہیں۔ تاکہ ہمارے دیہاتوں کے لوگ بھی کچھ توحید و سنت سے آشنا ہو جائیں۔ چنانچہ اس کی ترغیب پر جذبۂ تبلیغ کے تحت آپ وہاں تشریف لے گئے۔ اور کئی دن تک وہاں وعظ فرماتے رہے اور اس علاقے کے قریب قریب سب

---

(۱) یہ اس علاقے میں مشہور تھا کہ اس نے اتنی عورتوں سے نکاح کیا ہوا ہے۔ یہ حضرت لکھوی نے بھی سن رکھا تھا۔ یہ نہیں کہ آپ کوئی عالم الغیب تھے' ذخیرۂ اسلام گواہ ہے کہ عالم الغیب صرف ایک اللہ ہے اور کوئی نہیں۔ (الاوراق)

گاؤں اہل حدیث ہو گئے۔ روانگی پر سردار نے آپ کو بہت کچھ دینا چاہا۔ مگر آپ نے ایک دانہ تک قبول نہ کیا۔[1]

(۴) آپ کی بے پناہ روحانی طاقت

حضرت مولانا غلام نبی الربانی سوہدروی رحمہ اللہ کا بیان ہے کہ مولینا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی رحمہ اللہ نے ایک بار اپنے رسالہ "اشاعت السنہ" میں مرزا قادیانی کو چیلنج دیا۔ کہ وہ ہمارے ایک عالم بے بدل صوفی کامل کے ساتھ روحانی مقابلہ

---

(۱) یہ ہے سچے اولیاء کی شان۔ ان کی لوگوں کی جیبوں پر نظر نہیں ہوتی بلکہ اللہ کی رحمت پر نظر ہوتی ہے۔ ان میں طمع لالچ نام کی کوئی بات نہیں ہوتی۔ یہ سونا چاندی ان کے نزدیک اینٹ روڑے کا درجہ رکھتے ہیں۔ نیز اولیاء شریعت کے خلاف نہ چلتے ہیں نہ کسی کو چلنے دیتے ہیں۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ وہ شرک پر نفرین بھیجتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی خالص توحید کے پھریرے لہراتے ہیں۔ دیکھ لیجئے حضرت کی تبلیغ کی تاثیر سے گاؤں کے گاؤں مسلک حق' مسلک توحید و سنت کے دلدادہ ہو گئے۔ یہاں سے یہ معلوم ہوا کہ عوام کی اصلاح ہو سکتی ہیں بشرطیکہ شرک و بدعت کے "چار مولوی صاحبان" کچھ قربانی دیں۔ ان کی قربانی یہی ہے کہ اپنے حلوے مانڈے کو توحید و سنت پر قربان کر دیں۔ اور کم از کم اور اب توحید و سنت کی راہ میں رکاوٹیں حائل نہ کریں۔ ایک مرتبہ خود بندہ نے چند علماء کو ساتھ لے کر اپنے قریب علاقے میں تبلیغ و دعوت کا کام شروع کیا جسے عوام نے سراہا' مگر مشرک اور بدعتی مولوی صاحبان دعوت و ارشاد برداشت نہ کر سکے۔ بات وہی ہے جو ہم نے کہی ہے کہ اصل مجرم ایسے مولوی صاحبان ہیں جو برائی کے اصل موجب بنتے ہیں۔ بھلا اس سے بڑی برائی اور کیا ہو سکتی ہے کہ توحید و سنت کی آواز کو دبا دیا جائے اور اس کے برعکس لوگوں کو شرک و بدعات کے متعفن گڑھے میں دھکیل کر انہیں جہنم کی راہ دکھلائی جائے۔ یعنی بیچارے عوام کا مال بھی لوٹا جائے اور ایمان بھی۔ ان کا مال کھا کر ان کا ایمان تو رہنے دیتے۔ مگر ان نابکاروں نے ظلم یہ ڈھایا کہ ان کے پلے ایمان نہ مال کچھ نہ رہنے دیا۔ (الاوراق)

کرے۔ اگر وہ کامیاب ہوا۔ تو ہم اس کا ساتھ دیں گے۔ اور اگر وہ ناکام ہو گیا تو اپنے دعوے سے تائب ہو جائے۔ یہ روحانی مقابلہ دونوں کو الگ الگ مکان میں بٹھا کر سات دن تک رہے گا۔ مگر مرزا جی نے اس سے انکار کر دیا کہ میں ایسا نہیں کر سکتا۔ مولانا غلام نبی الربانی صاحب کا بیان ہے کہ میں نے مولینا محمد حسین بٹالوی سے پوچھا۔ کہ وہ کون صوفی بزرگ ہیں جن کی روحانی قوت پر آپ کو اس قدر اعتماد ہے۔ کہ مرزا جی کو ایسا اور ذمہ دارانہ الٹی میٹم دے دیا۔ مولانا محمد حسین صاحب نے فرمایا۔ کہ وہ سید الاتقیا حضرت مولانا عبدالرحمن صاحب لکھوی ہیں' مجھے ان کی روحانی طاقت پر اتنا اعتماد اور وثوق ہے' کہ اگر مرزا مان جاتا' تو یقیناً تباہ و برباد ہو کر اپنے صحیح انجام کو پہنچ جاتا کہ دنیا اس سے عبرت حاصل کرتی۔

(۵) آپ کا ایک الہام

مولانا عبدالرحمن صاحب جب سفر حج کے لیے روانہ ہوئے۔ اور بمبئی پہنچ کر جہاز کا ٹکٹ خرید لیا۔ اور جہاز چلنے کو تھا۔ آپ نے فرمایا۔ اس جہاز پر نہیں جانا چاہیے۔ چنانچہ ٹکٹ واپس کر دیا گیا۔ پھر ایک ہفتہ کے بعد دوسرے جہاز کا ٹکٹ خریدا۔ جب وہ تیار ہوا۔ تو آپ نے پھر یہی فرمایا کہ اس جہاز پر نہیں جانا چاہیے۔ ہمراہی حیران تھے' کہ حضرت کیا کر رہے ہیں۔ جان بوجھ کر روانگی میں تاخیر کر رہے ہیں۔ مگر بالآخر آپ کا کہا مانا اور وہ ٹکٹ واپس کر دیا۔ پھر تیسرے دن جہاز پر سوار ہوئے۔ جب جدہ پہنچے۔ تو معلوم ہوا کہ پہلے دونوں جہازوں میں بیماری پھیل گئی تھی۔ اور حکومت نے انہیں چالیس' چالیس دن کے لیے روک لیا ہے۔ یعنی اگر وہ لوگ بھی ان جہازوں میں سوار ہوتے تو چالیس (۴۰) دن بعد جدہ پہنچتے۔ کسی نے مولینا سے پوچھا کہ جہازوں کا آپ کو کیونکر پتہ چلا تھا۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ الہام ہوا

تھا۔ یعنی اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یہ بات ڈال دی تھی۔[1]

نوٹ: آپ کے بہت سے الہامات اور کرامات اور بھی ہیں۔ مگر یہاں صرف انہیں پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ (خادم عفی عنہ)

---

(۱) الہام سے مراد ہے اللہ کی طرف سے خاص اشارہ' جو کہ اللہ تعالیٰ اپنے پیارے بندوں کو القاء کرتا ہے۔ ظاہر ہے مولانا عبدالرحمن لکھوی علیہ الرحمۃ کو آئندہ احوال کا علم تو نہیں تھا۔ آپ کو یہ علم و آگہی اللہ کے بتانے سے ہوئی۔ اور علم غیب وہ ہوتا ہے جو کسی کے بتائے بغیر اپنے آپ معلوم ہو۔ تو اصل بات یہی ہے کہ اللہ کے علاوہ کوئی بھی غیب نہیں جانتا۔ چنانچہ ارشاد قرآنی ہے: قُلْ إِنَّمَا الْغَيْبُ لِلَّهِ (یونس: ۲۰) "اے حبیب ﷺ! کہہ دیجئے کہ سوائے اس کے اور کوئی بات نہیں کہ چھپی ہوئی بات اللہ تعالیٰ ہی جانتا ہے"۔ دوسری جگہ فرمایا: قُلْ لَا يَعْلَمُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ الْغَيْبَ إِلَّا اللّٰهُ (النمل: ۶۵) "اے محمد ﷺ! کہہ دیجئے کہ آسمانوں اور زمینوں میں سے اللہ کے علاوہ کوئی بھی چھپی ہوئی بات نہیں جانتا"۔ ایک جگہ فوت شدگان کا ذکر ہوئے فرمایا: وَمَا يَشْعُرُونَ أَيَّانَ يُبْعَثُونَ (النحل: ۲۱' النمل: ۶۵) "دوسری باتیں بتانا تو رہا درکنار" ان بیچاروں کو تو یہ خبر نہیں کہ انہیں قبروں سے کب اٹھایا جائے گا"۔ ظاہر ہے قبروں سے بات تو نہیں اٹھیں گے' انسان ہی اٹھیں گے۔

یہاں یہ وضاحت کرنا اس لئے ضروری سمجھی گئی ہے کہ بعض لوگوں کا یہ عقیدہ ہے کہ انبیاء اور اولیاء سب عالم الغیب ہیں۔ لیکن ان کا یہ عقیدہ قرآن و حدیث کے سراسر خلاف ہے۔ اور صحیح عقیدہ وہی ہے جو قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علاوہ زمین و زماں اور کون و مکاں میں مطلقاً کوئی غیب نہیں جانتا۔ اور جس نے جو بتایا اللہ تعالیٰ کے بتانے سے بتایا ہے۔ اور یہ شان اور کسی کی نہیں ہے۔ یہ قرآن مجید کا بیان کردہ عقیدہ ہے اسے اختیار کرنے میں کسی نبی ولی کی کوئی گستاخی نہیں ہوتی۔ یہ جو باور کرایا جاتا ہے کہ نبیوں ولیوں کے علم غیب کا انکار ان کی گستاخی ہے یہ صریح جھوٹ ہے اور اس طرح کے سب غلط مفروضے ہیں' یہ جھوٹ پر جھوٹ کی بنا رکھنے کے مترادف ہے۔ اس موضوع پر "رسالہ علم غیب" کا مطالعہ فرمائیں۔ انشاء اللہ سب شکوک واوہام دور ہو جائیں گے۔ (قاروقی)